قرآنی بیان

نِسْبتِ مصطفٰے کی برکات

(پارہ:25، سورۂ زخرف:44)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

19 جون 2026ء

(متوقع اسلامی تاریخ:04 محرم شریف 1448ھ)
کے جمعۃ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لیے
19 جون، 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 04 مُحَرَّم شریف، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 25، سورۂ زخرف: 44)

نسبتِ مصطفےٰ کی برکات

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. خاص توجُّہ کے لائق لوگ — صفحہ: 06
✿.. مَحْبُوب سے قرابت کا فیضان — صفحہ: 11
✿.. ساداتِ کرام کی پیدائشی خصوصیات — صفحہ: 16
✿.. قریش کی 7 خصلتیں — صفحہ: 17

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

اِنَّ مَنْ قَالَھَا وَکَانَ قَائِماً غُفِرَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّقْعُدَ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا غُفِرَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

ترجمہ: جس نے یہ درودِ پاک پڑھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کی مَغْفِرَت کر دی جائے گی۔(1)

دَست بَستہ سب فِرشتے پڑھتے ہیں اُن پر درود
کیوں نہ ہو پھر وِرد اپنا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام
سَر جُھکا کر بااَدب عشقِ رسولُ اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر سِتارہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 …سعادۃ الدارین، صفحہ: 244۔

قَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم(اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْــٴَـلُوْنَ ﴿۴۴﴾ (پارہ:25، سورۂ زخرف:44)

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَ سَلَّم

ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور(اے حبیب!)بیشک یہ قرآن تمہارے اور تمہاری قوم کے لیے شَرف وبُزرگی ہے اور(اے لوگو!)عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُحَرَّم شریف کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُلِلّٰہ! نئے اِسلامی سال یعنی مُحَرَّم شریف 1448 ہجری کا آغاز ہو چکا ہے، اَلحمدُلِلّٰہ! مُحَرَّم شریف بہت ہی بابرکت مہینا ہے۔ روایات میں اسے شَھْرُ اللہ یعنی اللہ پاک کا مہینا بھی کہا گیا ہے[1] ❁ حدیثِ پاک میں ہے: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَ سَلَّم! رمضان کے عِلاوہ میں کس مہینے میں روزے رکھوں؟ فرمایا: اگر تم نے رمضان کے بعد کسی مہینے کے روزے رکھنے ہوں تو مُحَرَّم کے روزے رکھو کہ یہ اللہ پاک کا مہینا ہے۔[2] ❁ ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللہِ الْمُحَرَّم یعنی رمضان کے بعد سب سے اَفْضَل روزے ماہِ مُحَرَّم کے ہیں جو کہ اللہ پاک کا مہینا ہے۔[3] ❁ ایک روایت میں ہے:

---

1 ...مسند امام احمد، جلد:1، صفحہ:427، حدیث:1335۔

2 ...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم المحرم، صفحہ:207، حدیث:741 خلاصۃً۔

3 ...مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، صفحہ:424، حدیث:1163۔

مُحَرَّم کا ایک روزہ 30 روزوں کے برابر ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں اس نئے اسلامی سال کی ابتدا اچھی، نیکیوں بھری اور بالخصوص ماہِ مُحَرَّم کے نفل روزوں کے ساتھ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ذِکرِ صحابہ واَہلِ بیت

اَلحمدُ لِلّٰہ! ماہِ مُحَرَّم شریف یادِ صحابہ اور یادِ اَہلِ بیت کا خصوصی مہینا ہے، یکم مُحَرَّم مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا یومِ شہادت ہے اور 10 مُحَرَّم شریف اَہلِ بیتِ پاک کی بے مثال اور لازوال قربانی کی یادگار ہے۔ اسی لیے اَہلِ سُنّت، اَہلِ عشق و محبّت، عاشقانِ صحابہ و اَہلِ بیت کا صدیوں سے مَعْمُول ہے کہ مُحَرَّم شریف میں ذِکرِ صحابہ واَہلِ بیت کی محافِل سجاتے، لنگر کا اہتمام کرتے اور عشقِ صحابہ واَہلِ بیت آیندہ نسلوں تک منتقل کرنے کی سعادت پاتے ہیں۔ پچھلے جمعہ کو ہم نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا ذِکرِ خیر سننے کی سعادت حاصِل کی تھی، آج اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ذِکرِ اَہلِ بیت سے دِلوں کو سکون پہنچائیں گے۔

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصحاب و اہل بیت کا
ہے خدائے مصطفٰی اَصحاب و اہل بیت کا

آل و اَصحابِ نبی سب بادشہ ہیں بادشاہ
میں فقط ادنٰی گدا اَصحاب واَہل بیت کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 … مُعجمِ صغیر، صفحہ:664، حدیث:963۔

2 … وسائلِ فردوس، صفحہ:35۔

آیتِ کریمہ کی وضاحت

پارہ: 25، سُورۂ زُخْرُف، آیت: 44، میں نے ابتدا میں تِلاوت کرنے کی سَعادت حاصِل کی، اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ (پارہ:25، سورۂ زخرف:44)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : اور (اے حبیب!) بیشک یہ قرآن تمہارے لیے شرف وبزرگی ہے۔

دِل میں کسی کی یاد آجانے کو ذِکْر کہتے ہیں۔[1] البتہ! اس مقام پر لفظِ ذِکْر کے 2 تفسیری معانی بیان کیے گئے ہیں: (1): عزّت وشرف وبزرگی (2): سبق اور نصیحت۔[2] معنیٰ یُوں بنے گا: (1): اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! یہ مُقَدَّس قرآن عزّت وشرف ہے (2): یا دوسرا معنیٰ ہو گا: اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! یہ قرآن سبق اور نصیحت ہے۔

سُوال پیدا ہوتا ہے: قرآن شَرَف ہے تو کس کے لیے؟ سبق اور نصیحت ہے تو کس کے لیے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

لَكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ (پارہ:25، سورۂ زخرف:44)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان : تمہارے اور تمہاری قوم کے لیے۔

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! آپ کی قوم ❁ وہ اَہْلِ اِیمان جو آپ کے عزیز ہیں ❁ رشتے دار ہیں ❁ آپ کے چچا حضرات ❁ آپ کے ماموں حضرات ❁ آپ کے چچا کی اِیمان دار اَوْلادیں ❁ وہ جو آپ کے داداجان کی اَوْلاد سے ہیں ❁ آپ کے پڑدادا کی اَوْلاد

---

1 ... مفردات الفاظ القرآن لاصفہانی، صفحہ: 196۔

2 ... تفسیر روح المعانی، پارہ: 25، سورۂ زخرف، زیرِ آیت: 44، جلد: 13، جز: 25، صفحہ: 118 بتقدم وتاخر۔

سے ہیں ٭ غرض وہ سب جو آپ کے قبیلے والے ہیں، جو آپ کے ساتھ نسبی رشتہ (Family relation) رکھتے ہیں، جو آپ کے ساتھ سُسرالی رشتہ (In-laws relation) رکھتے ہیں، اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! یہ مُقَدَّس قرآن بطورِ خاص آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے شَرَف وعِزّت بھی ہے اور سبق و نصیحت بھی ہے۔

خاص تَوَجُّہ کے لائق لوگ

قرآن میرے لیے بھی نصیحت ہے، آپ کے لیے بھی ہے، پچھلی 15 صدیوں میں جو لوگ گزر چکے، ان کے لیے بھی نصیحت تھا اور آیندہ جو قیامت تک آئیں گے، ان سب کے لیے بھی نصیحت ہو گا۔ سُوال پیدا ہوتا ہے: پھر اللہ پاک نے یہ کیوں فرمایا:

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ

یعنی اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! یہ قرآن آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے؟ قرآن تو سب کے لیے نصیحت ہے، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم اور آپ کی قوم کو خاص کیوں کیا گیا...؟

آپ میں جو حضرات تَدْرِیس (Teaching) کا تجربہ رکھتے ہیں، وہ بخوبی سمجھتے ہوں گے اور جو طالِبِ عِلْم (Students) رہ چکے ہیں، اُن کو بھی اندازہ ہو گا کہ 25 طلبا کی کلاس میں اُستاد پڑھاتا سب کو ہے، اس کی بطورِ خاص تَوَجُّہ اُن طلبا پر ہوتی ہے، جو زیادہ محنتی ہوتے ہیں، زیادہ لائق اور زیادہ قابل ہوتے ہیں۔ اُستاد گھر پر سبق کی تیاری کرتا ہے، محنت کرتا ہے، خاص اُن محنتی طلبا کے لیے، اسے فِکْر ہوتی ہے کہ باقی کچھ بن سکیں یا نہ بن سکیں مگر یہ جو 5، 10 محنتی اور باصلاحیت طلبا ہیں، ان کا مستقبل روشن ہو جانا چاہیے۔ ان محنتی

طلبا کی وجہ سے باقیوں کا بھی فائدہ ہو رہا ہوتا ہے۔

بِلا تمثیل (یعنی صرف سمجھانے کے لیے) میں عرض کروں گا: قرآنِ کریم نسخۂ ہدایت سب کے لیے ہے، یہ سبق اور نصیحت سب کے لیے ہے لیکن اسے نازِل کرنے میں اَصْل مقصود محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک ہے، آپ کے وسیلے سے آپ کی قوم خاص تَوَجُّہ کے لائق ہے، باقی ہم سب کو جو یہ نصیحت مِل گئی ہے، ان کے صدقے سے ملی ہے۔

ہم نے آپ کو وارفتہ پایا

سُورۂ وَالضُّحٰی میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ (پارہ:30، سورۂ والضحیٰ:7)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور اس نے تمہیں اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

یعنی اے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! پُوری کائنات میں صِرْف و صِرْف آپ تھے جو ہماری محبّت میں وارفتہ تھے، صِرْف و صِرْف آپ ہی تھے جو ہماری عبادت کی خاطر غارِ حِرا میں قیام فرمایا کرتے تھے، جس مقامِ محبّت پر آپ تھے اور کوئی نہیں تھا، لٰہٰذا ہم نے جبرائیل علیہ السَّلام بھیجے آپ کے لیے، قرآن اُتارا آپ کے لیے تاکہ آپ کو اپنی جانِب راہ عطا کر دی جائے۔ [1]

مَعْلُوم ہوا: اللہ پاک کا اَصْل مقصود رسولِ کائنات صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ کے صدقے آپ کی قوم کو بھی شرف بخشا گیا اور آپ کی قوم اور قبیلے کی برکت سے ہم نکموں کی بھی بگڑی بن گئی اور ہمیں بھی نسخۂ ہدایت نصیب ہو گیا۔

1... تفسیر قرطبی، پارہ:30، سورۂ والضحیٰ، زیرِ آیت:7، جلد:10، جز:20، صفحہ:58 مفصلاً۔

یہاں سے پتا چلا: اللہ پاک کی عنایات کا اَصْل مرکز قومِ رسولِ ہاشمی یعنی صحابہ و اَہْلِ بیت ہیں، ہم پر جو ہدایت و عنایت کا دروازہ کُھلا ہے، ان کے صدقے اور وسیلے سے کُھلا ہے۔ پھر ہم کیوں نہ کہیں:

میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دوجہاں کی نعمتیں
میں ہوں منگتا میں گدا اصحاب و اہل بیت کا
فضل ربّ سے دوجہاں میں کامیابی پائے گا
دل سے جو شیدا ہوا اَصحاب و اہل بیت کا(1)

قومِ مَحبُوب کی نِرالی شانیں

حضرت عَدِی بن حَاتِم رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رَسول ہیں، فرماتے ہیں: ایک دِن میں محبوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ سراپا عظمت میں حاضِر تھا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلَا اَنَّ اللهَ عَلِمَ مَافِیْ قَلْبِیْ مِنْ حُبِّیْ لِقَوْمِیْ

ترجمہ: سُنو...!! میرے دِل میں میری قوم کے لیے جو محبّت ہے، اللہ پاک نے اُسے جان لیا۔

فَسَرَّنِیْ فِیْهِمْ فَقَالَ

چنانچہ رَبِّ کریم نے میری قوم کو شرف بخشا اور فرمایا:

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ

(پارہ:25، سورۂ زخرف:44)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور (اے حبیب!) بیشک یہ قرآن تمہارے اور تمہاری قوم کے لیے

1...وسائلِ فردوس، صفحہ:35 ملتقطاً۔

شرف وبزرگی ہے۔

فَجَعَلَ الذِّكْرَ وَالشَّرَفَ لِقَوْمِيْ فِيْ كِتَابِهٖ

ترجمہ: پس اللہ پاک نے اپنی کتاب میں میری قوم کے لیے ذِکر اور شرف رکھ دیا ہے۔

ثُمَّ قَالَ

پھر اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ (پارہ:19، سورۂ شعراء:214)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اے محبوب! اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الصِّدِّيْقَ مِنْ قَوْمِيْ وَالشَّهِيْدَ مِنْ قَوْمِيْ

ترجمہ: پس سب تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں کہ جس نے میری قوم میں صِدّیق پیدا فرمایا اور میری ہی قوم میں شہید بنائے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَلَّبَ الْعِبَادَ ظَهْرًا وَبَطْنًا فَكَانَ خَيْرُ الْعَرَبِ قُرَيْشٌ

ترجمہ: بیشک اللہ پاک نے بندوں کے دِلوں کو اندر باہَر سے پرکھا تو پُورے عرب میں سب سے بہتر قریش تھے۔

وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْمُبَارَكَةُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ

ترجمہ: یہی وہ مبارک درخت ہیں جن کے مُتَعَلِّق اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ (پارہ:13، سورۂ ابراہیم:24)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ قائم ہو

اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں۔

یعنی یہی قریش ہی وہ مبارَک درخت ہیں، جن کی اَصْل کرم وعزّت والی ہے اور ان کے شَرَف وعزّت (جو اللہ پاک نے انہیں اسلام کے ذریعے بخشا ہے، اس) کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ مزید فرمایا:

ثُمَّ اَنْزَلَ فِيهِمْ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللهِ بِمَكَّةَ

ترجمہ: اللہ پاک نے قریش کو مزید شرف یہ بخشا کہ ان کے مُتَعَلِّق مکہ پاک میں پُوری ایک سُورت نازِل فرمائی (جس میں ان کے سِوا کسی اور کا نام تک موجود نہیں ہے)، فرمایا:

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍۙ(۱) (پارہ:30، سورۂ قریش:1) | ترجمۂ کنزالعرفان: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔

یہ قرآنِ کریم کی واحِد مکمل سُورت ہے جو ذِکْرِ قریش ہی سے شروع ہوتی اور انہیں پر ختم ہوتی ہے، اس پُوری سُورت میں قبیلہ قریش کے عِلاوہ کسی کا بھی ذِکْر نہیں ہے۔

اتنی حدیث شریف بیان کرنے کے بعد حضرت عَدِی بن حَاتِم رَضِیَ اللہُ عنہ اپنا مُشَاہَدہ بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ قُرَيْشٌ بِخَيْرٍ قَطُّ اِلَّا سَرَّهٗ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ ذٰلِكَ السُّرُوْرُ لِلنَّاسِ كُلِّهِمْ فِيْ وَجْهِهٖ

ترجمہ: میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ جب بھی آپ کے سامنے قریش کا ذِکْرِ خیر ہوتا تو آپ اتنے خوش ہوتے کہ ان سبھی کے سامنے آپ کے چہرۂ پاک پر اِس خوشی کے آثار واضح دکھائی دیتے تھے۔

وَكَانَ كَثِيْرًا يَّتْلُوْ هٰذِهِ الْآيَةَ

ترجمہ: اور آپ صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم بہت کثرت سے یہ آیتِ کریمہ تِلاوت فرمایا کرتے تھے:[1]

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ

(پارہ:25، سورۂ زخرف:44)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور (اے حبیب!) بیشک یہ قرآن تمہارے اور تمہاری قوم کے لیے شرف وبزرگی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ قومِ رسولِ ہاشمی یعنی پیارے محبوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے قبیلے والوں کی شانیں ہیں، یہاں سے آپ غور فرمائیے! آج بھی جو قبیلہ قریش کے افراد ہیں اور اَہْلِ ایمان ہیں، جن میں ایک بڑی تعداد ساداتِ کرام کی ہے ❁ یہ کتنی شانوں والے ہیں ❁ کتنی عظمتوں والے ہیں ❁ ان کا نمازیں پڑھنا اپنی جگہ ❁ روزے رکھنا اپنی جگہ ❁ نیک کام کرنا اپنی جگہ، یہ سب باتیں ان کے شرف و عظمت کو مزید چار چاند لگاتی ہیں، ان سب باتوں سے ہٹ کر بھی دیکھا جائے تو حضراتِ عالی و قار پیدا ہوتے ہی کیسے کیسے شرف، عزّتیں اور عظمتیں ساتھ لے کر پیدا ہوتے ہیں: ❁ قرآن ان کے لیے شَرف و بزرگی ہے ❁ الگ سے ان کے نام کی سُورت قرآن میں اُتاری گئی ❁ یہ مبارَک مقدس درخت ہیں، جس کی اَصْل برکت و کرم والی اور شرف و عظمت کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔

مَحْبُوب سے قَرَابت کا فیضان

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے مَعْلُوم ہوا: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نسبت، قُرْبت اور رشتہ داری ہونا بذاتِ خُود ایک فضیلت ہے۔ حدیثِ

1... تفسیر در منثور، پارہ:25، سورۂ زخرف، زیرِ آیت:44، جلد:7، صفحہ:381۔

پاک میں ہے:

رَاَیۡتُ جَعۡفَرَ مَلَکًا یَّطِیۡرُ فِی الۡجَنَّۃِ، تَدۡمٰی قَادِمَتَاہُ

ترجمہ: میں نے جعفر طیار کو جنت میں فرشتے کی صورت اُڑتے دیکھا، جبکہ ان کے دونوں کٹے ہوئے بازوؤں کے نشانات سے خون ٹپک رہا تھا۔

وَرَاَیۡتُ زَیۡدًا دُوۡنَ ذٰلِکَ

ترجمہ: اور میں نے زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے کم رتبہ میں دیکھا۔

فَقُلۡتُ: مَا کُنۡتُ اَظُنُّ اِنَّ زَیۡدًا دُوۡنَ جَعۡفَرَ

ترجمہ: تو میں نے کہا: میرا خیال نہیں تھا کہ زید بن ثابت، جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ عنہما سے کسی طرح کم رُتبہ ہوں گے۔

تو حضرت جبرائیل امین علیہ السّلام نے حاضِر ہو کر عرض کیا:

اِنَّ زَیۡدًا لَیۡسَ بِدُوۡنِ جَعۡفَرَ

یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! آپ کا خیال مبارک بالکل حق ہے، زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عنہ حضرت جعفر طیّار سے کم رُتبہ نہیں ہیں

وَلٰکِنَّا فَضَّلۡنَا جَعۡفَرَ لِقَرَابَتِہٖ مِنۡکَ

ترجمہ: مگر حضرت جعفر طیّار کا ایک درجہ اس لیے بلند ہے کیونکہ وہ آپ کے رشتے دار ہیں۔[1]

اللہ! اللہ! پتا چلا؛ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتے داری، آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے نسبی یا سُسرالی تَعَلُّق وہ عظیم فضیلت ہے، جس تک ہم نماز، روزے اور عبادات کے ذریعے نہیں پہنچ سکتے، یہ بَس ایک فضیلت ہے جو اللہ پاک نے انہیں شان

1 ...طبقات ابن سعد، رقم:345، جعفر بن ابی طالب، جلد:4، صفحہ:28۔

والوں کو عطا فرمادی ہے۔

اَوْلادِ مصطفٰے کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ عنہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے چچازاد ہیں، غور فرمائیے! جب چچازاد کو آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی رشتے داری کا فائدہ نصیب ہو رہا ہے، ان کا درجہ بلند ہو رہا ہے تو وہ جو خاص آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی اَوْلادِ پاک ہیں، جن کا خمیر شریف آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے خُونِ مقدّس سے ہے، جو آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے جگر کے ٹکڑے ہیں، ان کی عظمت وشان کا عالَم پھر کیا ہو گا...؟

پتا چلا؛ ہم جتنی مرضی عبادات کر لیں، جتنی چاہئیں نیکیاں کر لیں مگر ایک شَرَف جو سید زادوں کو حاصِل ہے کہ یہ اَوْلادِ مصطفٰے ہیں، یہ ہمیں حاصِل نہیں ہو سکتا، لہٰذا ہم ہر گز ان سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔

حسنین کریمین کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے

یہاں مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے دورِ خِلافت کا وہ واقعہ بھی ذہن میں لائیے! ایک مرتبہ مدینۂ پاک میں مالِ غنیمت لایا گیا، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے وہ مالِ غنیمت تقسیم کرنا شروع کیا، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان آرہے تھے، اپنا حِصّہ لیتے جارہے تھے، اسی دوران حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی تشریف لے آئے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: بِالرَّحْبِ وَالْکَرَامَۃِ یعنی (خوش آمدید!) آپ کے لیے عزّت واِحترام ہے۔ پھر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے انہیں ایک ہزار دِرْہم (چاندی کے سکے) پیش کیے۔ اس کے بعد امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللہُ

عنہ تشریف لائے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے ان کا بھی اسی طرح احترام کیا اور انہیں بھی ایک ہزار دِرْہم پیش کیے۔ ان دونوں شہزادوں، سیّد زادوں کے بعد حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما حاضِر ہوئے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے انہیں ہزار دِرْہَم کی بجائے 500 دِرْہَم دیئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما نے عرض کیا: اے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن! امام حسن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہما ابھی ننھی عمر میں تھے، میں اس وقت بھی دِین کی خدمت کے لیے سر تَن کی بازی لگایا کرتا تھا، جہاد میں شریک ہوا کرتا تھا، اس کے باوُجُود آپ نے انہیں ہزار ہزار دِرْہم دیئے اور مجھے صِرف 500 دیئے ہیں؟ یہ سننا تھا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے دِل میں محبّتِ اَہْلِ بیت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا، آپ نے محبّتِ اہْلِ بیت سے سرشار ہو کر فرمایا: جی ہاں! بالکل! (تم جیسا کہتے ہو، بات ایسی ہی ہے لیکن اگر تم ان کے برابر حِصّہ لینا چاہتے ہو تو) اِذْهَبْ فَاْتِنِیْ بِاَبٍ كَاَبِیْهِمَا جاؤ پہلے تم حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ عنہما کے والِد جیسے والِد لاؤ۔ وَاُمٍّ كَاُمِّهِمَا ان کی اَمی جان جیسی اَمّی لاؤ! وَجَدٍّ كَجَدِّهِمَا ان کے نانا جیسے نانا وَجَدَّةٍ كَجَدَّتِهِمَا ان کی نانی جیسی نانی وَعَمٍّ كَعَمِّهِمَا ان کے چچا جیسے چچا وَخَالٍ كَخَالِهِمَا ان کے ماموں جیسے ماموں لے کر آؤ! پھر ان کی برابری بھی کر لینا مگر یاد رکھو! تم یہ نہیں کر پاؤ گے، کیونکہ اَبُوْهُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں اُمُّهُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاء ان کی والدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عنہا ہیں جَدُّهُمَا مُحَمَّدُ ن الْمُصْطَفٰی ان کے نانا مُحمّدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم ہیں جَدَّتُهُمَا خَدِیْجَةُ الْكُبْرٰی ان کی نانی بی بی خدیجۃ الکبری رَضِیَ اللہُ عنہا ہیں عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں خَالُهُمَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں

حضرت ابراہیم بن رسول اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہیں اور خَالَتَاھُمَا رُقَیَّۃُ وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم ان کی خالائیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں بی بی رقیہ واُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عنہما ہیں۔(1)

کہتے ہیں سب کہ پرتو حیدر حسن حسین | زینب کو ناز ہے کہ برادر حسن حسین
تنویر ہیں علی کی، وہ خوشبوئے فاطمہ | اخلاقِ مصطفٰی کے ہیں مظہر حسن حسین

سُنّتِ فاروقی پر عَمَل کیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا! اولادِ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نسب کے اعتبار سے علیحدہ ہی شان کی مالِک ہیں، ان جیسا نسب کسی اور کو نصیب نہیں ہے، اس واقعہ سے یہ بھی مَعْلُوم ہو گیا کہ جب بھی کوئی چیز تقسیم کرنی ہو تو ساداتِ کرام کے احترام کے پیشِ نظر ان کو ڈبل (**Double**) حِصّہ دینا چاہیے، یہی سُنّتِ فاروقی ہے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقِ صحابہ واَہلِ بیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ بھی اس سُنّتِ فاروقی کے عامِل ہیں، آپ ساداتِ کرام کی بہت عزّت (**Respect**) کرتے ہیں، مُلاقات کے وقت اگر بتا دیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحِب ہیں تو بارہا دیکھا گیا کہ آپ نہایت عاجزی سے سید زادے کا ہاتھ چُوم لیتے ہیں، انہیں اپنے برابر بٹھاتے ہیں، ساداتِ کرام کے بچوں سے بے پناہ محبّت اور شفقت سے پیش آتے ہیں، کچھ بانٹتے وقت ساداتِ کرام کو ڈبل حِصّہ دیتے ہیں، کبھی کبھی کسی سید زادے کو دیکھ کر جھوم جھوم کر پڑھنے لگتے ہیں:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا | تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا(2)

---

1 ...الریاض النضرۃ، الباب الثانی، فصل التاسع، ذکر وقوفہ عند کتاب اللہ... الخ، جز: 1، صفحہ: 292، ملتقطًا۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 246۔

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے اللہ پاک ہمیں بھی ساداتِ کرام کا اَدَب و احترام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم۔

حُبّ اہلِ بیت دے آلِ مُحَمَّد کے لیے	کر شہیدِ عِشق حمزہ پیشوا کے واسطے
دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر	حضرتِ آلِ رسولِ مقتدا کے واسطے [1]

ساداتِ کرام کی پیدائشی خصوصیات

پیارے اسلامی بھائیو! موجُودہ سائنس بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ بہت ساری چیزیں انسان کو جینیاتی (*Genetically*) ملتی ہیں، مثلاً: والِد صاحب کی نظر کمزور ہو تو آگے بچوں کی بھی ہو جاتی ہے بعض دفعہ تو پیدائشی بچوں کو بھی عینک لگ جاتی ہے، یونہی شُوگر (*Diabetes*)، بلڈ پریشر (*Hypertension*)، یہ زیادہ تَر جینیاتی امراض (*Genetic diseases*) شُمار کیے جاتے ہیں، اسی طرح والدین کے نفسیاتی معاملات بھی اَوْلاد کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔

ساداتِ کرام کی درجنوں ایسی خصوصیات ہیں جو صِرف انہی کی ہیں اور انہیں پیدائشی طور پر حاصِل ہیں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

أُعْطِيَتْ قُرَيْشٌ مَا لَمْ يُعْطَ النَّاسُ

ترجمہ: اللہ پاک نے قریش کو وہ فضائل عطا کیے ہیں جو لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیئے گئے۔[2]

سارے سید زادے قُرَیشی ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم کی اَوْلاد ہیں، یہ حدیثِ

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:150-151، ملتقطاً۔

2 ...جامع صغیر، صفحہ:76، حدیث:1177۔

پاک بتارہی ہے کہ ان ساداتِ کرام کو پیدائشی طور پر وہ فضیلتیں مِل جاتی ہیں، جو ہم نکموں کو ہزاروں سال کی عبادت سے بھی ہر گز نہیں مِل سکتیں۔ وہ کیا ہیں؟ چند احادیثِ کریمہ سنیے!

(1): قریش کی 7 خصلتیں

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

فَضَّلَ اللهُ قُرَيْشًا بِسَبْعِ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَهَا اَحَدٌ قَبْلَهُمْ وَلَا يُعْطَاهَا اَحَدٌ بَعْدَهُمْ

ترجمہ: اللہ پاک نے قریش کو ایسی سات باتوں سے فضیلت بخشی جو نہ ان سے پہلے کسی کو ملی، نہ ان کے بعد کسی کو ملے گی۔

(1): فرمایا: اِنِّی مِنْهُم میں قُریشی ہوں۔[1]

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: قریش کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کو قُریشی بنایا ہے۔[2]

(2): ایک مقام پر فرمایا: وَفِيهِمُ الْخِلَافَةُ انہیں خِلافت کا حقدار بنایا۔[3]

یعنی مسلمانوں کا خلیفہ بننے کے لیے قُریشی ہونا شرطِ اَوَّل ہے، خُلفائے راشدین سب کے سب قُریشی تھے، اور آیندہ امام مَہدی رحمۃُ اللہِ علیہ مسلمانوں کے خلیفہ ہوں گے، وہ بھی قُریشی ہی ہوں گے۔ تو اللہ پاک نے قریش کو طبعی طور پر خِلافت کا حقدار بنایا ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

قُرَيْشٌ صَلَاحُ النَّاسِ وَلَا تَصْلُحُ النَّاسُ اِلَّا بِهِمْ

---

1 ... معجم کبیر، عمرو بن جعدۃ بن ھبیرہ عن جدہ ام ھانی، جلد:10، صفحہ:371، حدیث:20432۔
2 ... فتاوٰی رضویہ، جلد:23، صفحہ:212 بتصرف۔
3 ... تاریخ ابن عساکر، رقم:8086، ھارون بن عمر... الخ، جلد:64، صفحہ:15۔

ترجمہ: قریش لوگوں کی سنْوار ہیں، لوگ نہ سنوریں گے مگر قریش سے۔[1]

آپ اس حدیثِ پاک کی عملی تَصْوِیر دیکھ لیجیے! خلفائے راشدین کا دورِ پاک اِسلام کا سنہرا دَوْر (*Golden age of Islam*) تھا، اب قربِ قیامت جب امام مَہْدی کی خِلافت قائم ہو گی، تب وہ سنہرا دَوْر دوبارہ آئے گا۔ پتا چلا؛ خِلافت اور لوگوں کو درست راہ پر چلانے کی صلاحیت اللہ پاک نے صِرْف و صِرْف قریش میں رکھی ہے۔

(4،3): تیسری اور چوتھی خصوصی فضیلت کے مُتَعَلِّق فرمایا: وَاِنَّ الْحِجَابَةَ فِیْهِمْ وَاِنَّ السِّقَایَةَ فِیْهِمْ یعنی اللہ پاک نے کعبہ کی خِدْمت اور حاجیوں کی مہمان نوازی کا شرف قریش کو بخشا۔

(5): وَنَصَرَهُمْ عَلَی الْفِیْلِ اللہ پاک نے قریش کو ہاتھیوں (والے ابرہہ کی فوج) پر فتح عطا فرمائی۔

(6): وَعَبَدُوا اللهَ عَشْرَ سِنِیْنَ لَا یَعْبُدُهٗ غَیْرُهُمْ یعنی دُنیا میں 10 سال کا عرصہ ایک ایسا بھی آیا کہ اُن 10 سالوں میں پُوری روئے زمین پر صِرْف قریش ہی اللہ پاک کی عبادت کرتے تھے، اور کوئی بھی اللہ پاک کی عبادت کرنے والا موجود نہیں تھا۔

(7): وَاَنْزَلَ اللهُ فِیْهِمْ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ تَنْزِلْ فِیْ اَحَدٍ غَیْرِهِمْ اور اللہ پاک نے ان کی شان میں قرآنِ کریم کی ایک سورت ایسی اُتاری کہ ان کے علاوہ کسی کے لیے نہیں نازِل کی گئی۔[2]

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:381، حدیث:6119۔

2 ...معجم کبیر، عمرو بن جعدۃ بن ھبیرہ عن جدہ ام ھانی، جلد:10، صفحہ:371، حدیث:20432۔

(2): اللہ پاک کے مَقبول

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

قُرَیْشٌ خَالِصَةُ اللهِ

ترجمہ: قریش اللہ پاک کے برگزیدہ ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ الله! پتا چلا؛ ہم جیسے تو پیدا ہوتے ہیں، بڑے ہوتے ہیں، عِلْمِ دِین سیکھتے ہیں، اس پر عمل کرتے ہیں، پھر اگر وہ اعمال قبول ہو جائیں تب کہیں جا کر اللہ پاک کے ہاں مقبولیت نصیب ہوتی ہے، اِدھر ساداتِ کرام کی شان و عظمت دیکھیے! یہ چُونکہ اَوْلادِ رسول ہیں، لہٰذا پیدائشی طَور اللہ پاک کے مَقبول و مَحْبُوب ہیں۔

(3): قریش قیامت کے دن آگے آگے ہوں گے

پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

قُرَیْشٌ عَلٰی مُقَدِّمَةِ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَلَوْلَا اَنْ تَبْطَرَ قُرَیْشٌ لَاَخْبَرْتُهَا بِمَا لِمُحْسِنِهَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الثَّوَابِ

ترجمہ: قریش روزِ قیامت سب لوگوں سے آگے ہوں گے اور اگر قریش کے اِترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے نیک کے لیے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔[2]

(4): جنّت میں پہلے قریش جائیں گے

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا:

یَا مَعْشَرَ بَنِیْ هَاشِمٍ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ، لَوْ اَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ

1 ...مسند فردوس، جلد:3، صفحہ:223، حدیث:4652۔
2 ...جامع صغیر، صفحہ:381، حدیث:6121۔

اَلْجَنَّةِ مَا بَدَاْتُ اِلَّا بِكُمْ

ترجمہ: اے بنو ہاشم کے گروہ! مجھے اُس ذاتِ پاک کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا! میں روزِ قیامت جب جنّت کے دروازے کی زنجیر ہاتھ میں لُوں گا (یعنی جنّت کا دروازہ کھولوں گا) تو سب سے پہلے تم سے ہی ابتدا فرماؤں گا۔(1)

(5): قریش کی بے ادبی کا وبال

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللهُ

ترجمہ: جو قریش کی ذِلّت چاہے گا، اللہ پاک اسے ذلیل کردے گا۔(2)

گویا یہ قانونِ قُدرت ہے، جیسے آگ جلاتی ہے، چُھری کاٹتی ہے، پہاڑ سے کُودنا موت کا سبب بن جاتا ہے، یونہی ہر سید زادے کو پیدائشی طور پر یہ شرف مِلا ہوا ہے کہ جو بھی ان کی بے ادبی چاہے گا، اللہ پاک اسے ذلیل ورُسوا فرمادے گا۔

(6): قریش کو آگے بڑھاؤ!

پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے جمعہ کے خطبہ میں اِرشاد فرمایا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدِّمُوْا قُرَيْشًا وَلَا تُقَدَّمُوْهَا

ترجمہ: اے لوگو! قریش کو آگے بڑھاؤ! ان سے آگے نہ بڑھو...!!(3)

یعنی یہ پیدائشی فضیلت ساداتِ کرام کو نصیب ہے کہ انہیں ہمیشہ اپنے سے آگے ہی

1...فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل، ومن فضائل علی...الخ، جز:2، صفحہ:619، حدیث:1058۔
2...ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب فی فضل الانصار والقریش، صفحہ:877، حدیث:2909۔
3...فضائل الصحابہ لامام احمد بن حنبل، ومن فضائل علی...الخ، جز:2، صفحہ:622، حدیث:1066۔

رکھا جائے گا، ان سے آگے ہونا بے ادبی ہے۔

ایک روایت میں فرمایا:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَقَدَّمُوْا قُرَیْشًا فَتَھْلِکُوْا

ترجمہ: اے لوگو! قریش سے آگے نہ بڑھو! ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔[1]

(7): بنو ہاشِم کھڑے نہ ہوں

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا:

یَقُوْمُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ لِاَخِیْہِ اِلَّا بَنِیْ ھَاشِمٍ لَا یَقُوْمُوْنَ لِاَحَدٍ

ترجمہ: یعنی (مجلس کے آداب میں سے ہے کہ) آدمی اپنے بھائی کے استقبال کے لیے کھڑا ہو جائے مگر بنو ہاشِم کسی (غیر ہاشمی) کے لیے کھڑا نہ ہو۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ میں نے چند فضائل اور خصوصیات اَہْلِ بیتِ کرام اور ساداتِ کرام کی عرض کیں، یہ وہ خصوصیات ہیں، جو ان کو پیدائشی طَور پر حاصِل ہیں اور ہمیں سالہا سال کی محنت سے بھی حاصِل نہیں ہو سکتیں، یہ سب پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رشتے داری اور نسبت کی برکت ہے۔ اندازہ لگایئے! جن کے ساتھ رشتہ ہونا اتنی فضیلتوں کا سبب ہے، خُود اُن آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہو گا...؟

ہم تو بس یہی کہہ سکتے ہیں:

فرش والے تیری شوکت کا عُلُو کیا جانیں | خسروا...!! عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا[3]

---

1 ...السنۃ لابن ابی عاصم، باب ماذکر عن النبی تعلموا...الخ، جلد:2، صفحہ:1006، حدیث:1565۔
2 ...معجم کبیر، جعفر بن الزبیر عن عاصم، جلد:4، صفحہ:7873۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:19۔

ساداتِ کرام کی خِدمت میں عرض

آخر میں ساداتِ کرام کی خِدمتِ باسعادت میں ایک دست بستہ عرض پیش کرنی ہے، ویسے میں کیا، میری اَوقات ہی کیا کہ ان بلند شان والوں کو نصیحت کروں، انہی کے رَبِّ ذیشان کا فرمان ان کی طرف بڑھا رہا ہوں، ابتدا میں جو آیتِ کریمہ ہم نے سُنی، اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ (پارہ:25، سورۂ زخرف:44)	ترجمۂ کنزالعرفان : اور (اے حبیب!) بیشک یہ قرآن تمہارے اور تمہاری قوم کے لیے شرف وبزرگی ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے آخر میں اللہ پاک نے فرمایا:

وَ سَوْفَ تُسْــٴَـلُوْنَ ﴿۴۴﴾ (پارہ:25، سورۂ زخرف:44)	ترجمۂ کنزالایمان : اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔

یعنی شان خصوصی ہے تو امتحان بھی خصوصی ہو گا، قرآنِ کریم قریش کے لیے شَرف وبزرگی ہے، ان کی عزّت وشان کا نشان ہے تو ان سے روزِ قیامت قرآنِ کریم کے حقوق کا سُوال بھی خصوصی ہو گا۔

لہٰذا ساداتِ کرام اپنے رَبِّ رحمٰن کے اس فرمان پر ضرور تَوَجُّہ فرمائیں۔ ہم سب کو ہی قرآنِ کریم پڑھنا، سیکھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے، البتہ! ساداتِ کرام کے تو گھر میں اُترا ہے، لہٰذا ساداتِ کرام قرآنِ کریم کی جانِب خصوصی تَوَجُّہ فرمائیں۔ امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے تو نیزے پر بھی قرآن سُنایا بلکہ امامِ حسین، امام زین

العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عنہما وغیرہ جو ابتدائی دور کے ساداتِ کرام ہیں، ان کے مُتَعَلِّق واقعات ملتے ہیں کہ ان کے گھروں میں کام کرنے والے ملازِم بھی قرآنِ کریم کے حافِظ اور عالِم ہوا کرتے تھے، اَلحمدُ لِلّٰہ! ساداتِ کرام اب بھی قرآنِ کریم سے محبّت فرمانے والے ہیں، اللہ پاک ان کی محبتوں کو سلامت رکھے اور انہیں اور ہمیں خُوب خُوب قرآنِ کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اہلبیت! شہیدان واسیرانِ کربلا کے ایصالِ ثواب کے لیے **8، 9 اور 10 مُحَرَّم شریف** کو پاکستان بھر سے قافلے سفر کر رہے ہیں اور اَلحمدُ لِلّٰہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ مُحَرَّم شریف کے ابتدائی 10 دِنوں میں روزانہ رات کو **مَدَنی مُذاکرہ** فرماتے (یعنی سُوال جواب کا سِلسلہ کرتے) ہیں۔ یہ مَدَنی مذاکرہ مَدَنی چینل پر براہِ راست (*Live*) دکھایا جاتا ہے، آپ بھی اس میں شرکت کیا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِلمِ دِین سیکھنے کو مِلے گا، اچھی نیت سے رات بھر عِبادت کا ثواب ملے گا اور دِین و دُنیا کی بھلائیاں بھی نصیب ہوں گی۔

بہارِ شریعت موبائل اپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! دَعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف بہت ہی پیاری، نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل اپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **بہارِ شریعت** ***Bahar-e-Shariat*** ❁ صدرُ الشّریعہ، مولانا اَمجد علی اعظمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف **بہارِ شریعت** کی تینوں جلدیں اِس اپلی کیشن میں شامل کی گئی ہیں ❁ اِس کے علاوہ

بہارِ شریعت میں شامل قرآنی آیات، احادیث، اصطلاحات اور لغت اس اپلی کیشن کا حِصّہ ہیں ❁ آپ اپلی کیشن میں متن تلاش بھی کر سکتے ہیں ❁ سرچ کرنے کے بہترین فیچر موجود ہیں ❁ اردو کی بورڈ کی سہولت ہے تاکہ اپلی کیشن میں سرچ کرنے میں آسانی ہو۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن انسٹال (*Install*) کر لیجیے! اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: مُحرَّم میں بھی نبیوں، ولیوں اور دوسرے مسلمانوں کی فاتحہ دِلا سکتے ہیں۔

وضاحت: عوام میں مَشْہُور ہے کہ مُحرَّم شریف میں صِرف وصِرف کربلا کے عظیم شہیدوں کے لیے اِیصالِ ثواب اور فاتحہ وغیرہ پڑھ سکتے ہیں، اس کے عِلاوہ کسی کے لیے بھی فاتحہ خوانی، قرآن خوانی وغیرہ نہیں ہو سکتی۔ یہ درست نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: مُحرَّم وغیرہ ہر وقت، ہر زمانے میں انبیائے کرام علیہمُ السَّلام اور اَولیائے عُظّام رَحمۃُ اللہِ علیہم کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ جائِز ہے، اگرچہ خاص عشرہ کے دِن (یعنی 10 مُحرَّم ہی کو) ہو۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی احکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

❶...فتاویٰ رضویہ، جلد: 24، صفحہ: 499 بتغیر قلیل۔

پریشانی اور تنگ دستی سے نجات کا وظیفہ

اَسْتَغْفِرُ اللہ

حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اِستِغفار کو اپنے اُوپر لازِم کر لیا، اللہ پاک اس کی ہر پریشانی اور ہر تنگی دُور فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گُمان بھی نہ ہو گا۔(1) اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

1... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، صفحہ:612، حدیث:3819۔